

91391-دہا کے لیے حالت جنابت میں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنا جائز ہے

سوال

ہمارے علاقے میں سہاگ رات میں دخول کے بعد دلن کا انتظار کرتے ہیں تاکہ اسے برکت کی دعا دیں، اور اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور اسی طرح مرد حضرات بھی دوہا کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور غسل جنابت سے قبل باہر آتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے، یا کہ انہیں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنے سے قبل غسل جنابت کرنا واجب ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ انہیں تیار ہونے کے لیے بہت وقت لگتا ہے، اور خاص کر دلن کے لیے، اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پسندیدہ جواب

جنبی شخص کا مبارکباد دینے والوں کے استقبال کے لیے باہر آنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک راستہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور میں جنبی حالت میں تھا، لہذا میں وہاں سے کھسک گیا اور جا کر غسل جنابت کیا تو پھر واپس آیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

ابو ہریرہ تم کہاں تھے تو میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بیٹھنا پسند کیا کہ آپ کے ساتھ حالت جنابت میں بیٹھوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سبحان اللہ بلاشبہ مسلمان شخص نجس نہیں ہوتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (283) صحیح مسلم حدیث نمبر (372)۔

لیکن اس کے لیے افضل اور بہتر ہے کہ وہ وضوء کر لے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے اور کھانا تناول کرنا چاہتے یا سونا چاہتے تو نماز جیسا وضوء کر لیتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (305)۔

اور اس لیے بھی کہ فرشتے جنبی شخص کے قریب نہیں آتے، جیسا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

"تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، اور غلوخ خوشبو میں لتھڑا ہوا شخص، اور جنبی جب تک وضوء نہ کر لے"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4180) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد حدیث نمبر (3522) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

غلوخ خوشبو سے لتھڑا ہوا شخص: یعنی وہ شخص جس نے ایسی خوشبو استعمال کر رکھی ہو جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں رعونت اور عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے "

دیکھیں: فیض القدر (325/3).

مزید آپ سوال نمبر (6533) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن یہ ہے کہ اس طرح کی قدیم اور پرانی عادات کے بارہ میں لوگوں کی راہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں اسے چھوڑنے کا عادی بنا جائے کہ وہ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کریں اس طرح کے عہد اجتماع میں دولہا اور دلہن کی شرم و حیا کو ٹھیس پہنچتی ہے.

بلکہ اس سے بڑھ کر اس طرح کی حالت میں نفسیاتی بوجھ ساڑتا ہے: کہ آدمی اور اس کی بیوی محسوس کرتے ہیں کہ رشتہ دار اور لوگ اس انتظار میں ہیں کہ وہ اپنے اس کام سے فارغ ہوں تا کہ لوگ انہیں مبارکباد دیں!!؟

کیونکہ مبارکباد دینے کا وقت اتنا تنگ نہیں کہ ضرور اسی حرج والے وقت میں مبارکباد دی جائے؛ کیونکہ یہ مبارکباد تو رخصتی کے وقت بھی دی جاسکتی ہے، اور یا پھر ولیمہ میں یا سہاگ رات کے بعد، یا کسی دوسرے وقت، بلکہ اس وقت کو عہدا مقرر کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ خاوند اور بیوی کو اس بوسیدہ قدیم عادت کے مطابق ہی مبارکباد دی جائے، جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل تک نہیں ملتی، اور عقل سلیم میں بھی اس کی کوئی وجہ نہیں یا پھر محاسن اور آداب و اخلاق بھی اس طرح کی عادت سمجھنے سے قاصر ہیں.

واللہ اعلم.